سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

سہ شنبہ - ۱۶ جولائی ۱۹۷۴ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت کلام پاک، و ترجمہ از قاری سید افتخار احمد کاظمی	۱
۲	وقفہ سوالات	۲
۳	۱۵ جولائی کو پیش کردہ تحریک التواء پر رولنگ	۳
۴	تحریک التواء (حبیب بنک پر ڈاکہ)	۳
۵	رپورٹ کارکردگی برائے سال ۷۳-۱۹۷۲ء (مجلس قائمہ کے سپرد کیا جانا)	۷
۶	جنگلات کا (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کا منظور کیا جانا۔	۹
۷	بلوچستان کے ضابطہ جنگلات کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کا منظور کیا جانا	۱۹

جلد ہشتم
شمارہ بست و پنجم (۲۵)

ممبران جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ میر جام غلام قادر خان
۲۔ نواب غوث بخش رئیسانی
۳۔ میر یوسف علی خاں مگسی
۴۔ میاں سیف اللہ خاں پراچہ
۵۔ مولینا صالح محمد
۶۔ مولینا محمد حسن شاہ
۷۔ میر صابر علی بلوچ
۸۔ میر شاہنواز خاں شاہلیانی
۹۔ خان محمود خان اچکزئی
۱۰۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی
۱۱۔ سردار انور جان کھیتران
۱۲۔ مس فضیلہ عالیانی
۱۳۔ میر قادر بخش بلوچ

مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۷۲ء سہ شنبہ اسمبلی کا اجلاس زیر صدارت
سردار محمد خان باروزئی اسپیکر صوبائی اسمبلی بلوچستان صبح بوقت
دس بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا ۔

تلاوت کلام پاک و ترجمہ از قاری سیّد افتخار احمد کاظمی

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم ۝ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۝
حُرِّمَت عَلَیکُمُ المَیتَۃُ وَالدَّمُ وَلَحمُ الخِنزِیرِ وَمَا اُھِلَّ لِغَیرِ اللّٰہِ بِہٖ وَالمُنخَنِقَۃُ
وَالمَوقُوذَۃُ وَالمُتَرَدِّیَۃُ وَالنَّطِیحَۃُ وَمَا اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَکَّیتُم وقف وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ
وَاَن تَستَقسِمُوا بِالاَزلَامِ ط ذٰلِکُم فِسقٌ ط اَلیَومَ یَئِسَ الَّذِینَ کَفَرُوا مِن دِینِکُم فَلَا
تَخشَوھُم وَاخشَونِ ط اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَاَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی وَرَضِیتُ
لَکُمُ الاِسلَامَ دِینًا ط فَمَنِ اضطُرَّ فِی مَخمَصَۃٍ غَیرَ مُتَجَانِفٍ لِاِثمٍ لا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ
صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیم ۝

س ۵ = آیت ۳
= پ ۶ ع ۵ =

میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی، شیطان مردود کی شر سے، شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے
یہ آیت کریمہ جو تلاوت کی گئی ہے۔ چھٹے پارہ کے پانچویں رکوع کی ہے ۔ ارشاد باری ہے :-

تم پر حرام کئے گئے ہیں، مردار اور خون، اور سور کا گوشت ۔ اور جو جانور غیر اللہ کے لئے، نامزد کر دیا گیا ہو، اور جو گلا گھٹنے سے مر جائے۔ اور جو کسی ضرب سے مر جائے اور جو بلندی سے گر کر مر جائے۔ اور جو کسی سینگ سے مر جائے اور جسکو درندے کھانے لگیں سوا اس کے کہ تم اسے ذبح کر ڈالو، اور جو جانور استھانوں پر بھینٹ چڑھایا جائے اور نیز یہ کہ قرعہ کے تیروں سے تقسیم کیا جائے یہ سب گناہ کے کام ہیں۔ آج کافر تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے۔ سو تم اُن سے نہ ڈرو، اور مجھ سے ڈرو ۔ آج میں نے تمہارے لئے دین کو، کامل کر دیا ۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ۔ اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین کے پسند کر لیا ۔ ہاں جو کوئی بھوک کی شدت سے بیقرار ہو جائے گناہ کی طرف رغبت کئے بغیر (اور حرام ماکولات میں سے کسی شے کو کھا پی لے) سو اللہ بڑا مغفرت والا ہے ۔

(دآخر دعوانا، ان الحمد للّٰہ رب العالمین ۝)

مسٹر اسپیکر:- وقفہ سوالات

***۶۵۸ مسٹر محمود خان اچکزئی** کیا وزیر محکمہ زراعت (امور حیوانات) از راہ کرم بیان کریں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ افزائش حیوانات میں سٹاک اسسٹنٹ (کمپونڈر) کے ایک ڈویژن سے دوسرے ڈویژن میں تبادلہ میں انہیں سفر خرچ نہیں دیا جاتا، اور یہ تبادلے ایک سال کے بعد کئے جاتے ہیں

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے کیا حکومت انہیں سفر خرچ دینے کو تیار ہے۔

وزیر محکمہ زراعت (امور حیوانات) سردار غوث بخش رئیسانی

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ سٹاک اسسٹنٹ دکمپونڈر محکمہ حیوانات کو تبادلہ پر سفر خرچ وغیرہ نہیں دیا جاتا ہے۔ یہ بھی درست نہیں ہے کہ سٹاک اسسٹنٹ دکمپونڈر کے تبادلے ایک سال بعد کئے جاتے ہیں۔

دراصل سٹاک اسسٹنٹ دکمپونڈر محکمہ حیوانات کے تبادلے میں حکومت کی ایسی ہدایات کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ جو کہ اس ضمن میں جاری کی گئی ہیں ان ہدایات کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سفر خرچ کی ادائیگی کے بارے میں سٹاک اسسٹنٹ دکمپونڈر کے لئے حکومت کی جاری شدہ ہدایات پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان ہدایات کے مطابق صرف ایسی صورت میں سفر خرچ کی ادائیگی حکومت کے ذمہ نہیں ہوتی۔ جب کوئی سرکاری ملازم اپنی ذاتی خواہش، درخواست کے نتیجے میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

(ہدایات کی نقل گوشوارہ الف میں ملاحظہ ہو)

(ب) "الف" شق میں وضاحت کر دی گئی ہے

تحاریک التواء

مسٹر اسپیکر: اب تحاریک التوا ہوں گی۔ کل ایک تحریک التوا پر میں نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا تھا۔ میرا فیصلہ یہ ہے کہ میں مسٹر محمود خان اچکزئی کی پیش کردہ تحریک التوا کو اس لیے خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں کہ اس میں ان افراد کے نام نہیں دیئے گئے جن پر اس واقعہ کا اثر پڑا اور دوسرے اس لئے کہ یہ کارروائی بہت عرصہ پہلے کی گئی تھی اسمبلی کا اجلاس درمیان میں دو مرتبہ ہو چکا ہے۔ اس معاملہ کو اولین فرصت میں پیش ہونا چاہیے تھا۔ نیز یہ کہ اس سے صرف چند افسران ہی متاثر ہو سکتے ہیں۔ ان ہی میں بے چینی ہو سکتی ہے۔ اسے عوامی اہمیت کا مسئلہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اس لیے یہ تحریک التوا خلاف قاعدہ قرار دیا جاتا ہے

اب ایک تحریک التواء مس فضیلہ عالیانی کی طرف سے ہے۔

مس فضیلہ عالیانی: میں حسب ذیل ایک اہم اور فوری عوامی مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے تحریک پیش کرتی ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۹۷ء کو حبیب بینک شاخ شارگ پر ڈاکہ پڑا اور ڈاکو ہزاروں روپے لے کر فرار ہو گئے۔ ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ جس سے واضح ہے کہ حکومت بنک کو تحفظ دینے میں ناکام ہوئی ہے۔

مسٹر اسپیکر: آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیں

مس فضیلہ عالیانی: جناب والا! میری گذارش یہ ہے کہ اسمبلی کی کارروائی روک کر

اس پر بحث کی جائے ۔ کیونکہ یہ معاملہ عوامی اہمیت کا حامل ہے ۔ اور ایسے واقعات جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ روز ایسے واقعات دہرائے جاتے ہیں ۔ قتل ڈکیتی اور حبیب بنک یہ ایک بہت بڑا ادارہ ہے اور وہاں پر گارڈ وغیرہ بھی تھی ۔ اور دن دہاڑے ایسے واقعات پیش آتے ہیں اور اسی ہزار روپے وہاں سے لوٹ کر لے جاتے ہیں ۔ اس سلسلے میں ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ۔ کہ یہ کون لوگ تھے جو لوٹ کر لے گئے ہیں ۔ یہ واقعہ کیوں پیش آیا ۔ کیا یہ حکومت کی ناکامی نہیں ہے ۔ اور وہ بنک کا تحفظ کرنے میں کا ناکام رہی ہے ۔ جناب والا! اگر ایسے واقعات روز بروز ہوتے رہیں ۔ اور پھر جب ہم ان واقعات پر تحریک التوا پیش کرتے ہیں اور میں پھر ایک بار کہنا چاہتی ہوں کہ یہ تحریک التوا حزب اقتدار پر نقطہ چینی کرنا میرا مقصد نہیں ہے ۔ بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ ان کی روک تھام ہو سکے ۔

قائد ایوان جام میر غلام قادر خان ۔ کیا آپ اس کی مذمت کرتی ہیں

مس فضیلہ عالیانی روز ایسی تحریکیں پیش ہوتی ہیں ۔ اور آپ ان کو مذاق میں ٹال دیتے ہیں ۔ اس کا یہ مقصد ہو سکتا ہے کہ بلوچستان میں جو لوگ یہ کام کرا رہے ہیں ۔ اس میں آپ کا اپنا ہاتھ ہو ۔ نیپ پر یہ الزام تھا کہ اس نے لوگوں کو واپس اپنے علاقے میں بھیج دیا تھا ۔ اور اب آپ لوگ تو خود موجود ہیں ۔

قائد ایوان :۔ جناب والا معزز ممبر تقریر کر رہی ہیں ۔

مسٹر اسپیکر :۔ آپ نے خود انہیں موقع دیا ہے کہ وہ تقریر کریں ۔ جیسے آپ نے خود انہیں کہا ہے ۔ کہ کیا آپ اس کی مذمت کرتی ہیں ۔ آپ مس فضیلہ صرف تحریک

پر بول سکتی ہیں۔

مس فضیلہ عالیانی جناب والا! میں یہ عرض کرتی ہوں اور درخواست کرتی ہوں کہ ان واقعات کی روک تھام کریں۔ اور میں درخواست کرتی ہوں کہ میری تحریک التواء کو منظور کیا جائے۔ میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔ میں ہمیشہ کہتی ہوں کہ بلوچستان میں کسی کی جان و مال، عزت و آبرو محفوظ نہیں ہے، کیا حکمران پارٹی کا یہ فرض نہیں ہے کہ بلوچستان کے عوام کے جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ایسی جگہیں جن پر مسلح محافظ نہیں ہیں، ان کا کیا حشر ہوگا۔ یہ تو بنک تھا، مسلح محافظ تھے، چپراسی تھے، عملہ تھا۔ وہاں سے ۸۰ ہزار روپے لوٹ لیے گئے۔ کوئی کم رقم نہیں ہے۔ ایک لاکھ سے ۲۰ ہزار کم ہیں۔ باقی ایسے ادارے بھی ہیں جو حکومت کی تحویل میں نہیں ہیں ان کا کیا حشر ہوگا۔

قائد ایوان:۔ معزز رکن صاحبہ غیر متعلقہ تقریر فرما رہی ہیں۔

مسٹر اسپیکر آپ اپنی تقریر ختم کریں۔

مس فضیلہ عالیانی جناب والا! جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ حکومت بنک کو تحفظ دینے میں ناکام رہی اور میں نے جو کچھ کہا ہے، امید ہے اس ایوان کے دیگر معزز اراکین بھی اپنے فرائض محسوس کریں گے۔ آپ ایسی تحریکوں کو بے ضابطہ قرار دے کر خارج کرا دیتے ہیں۔ اس تحریک التواء کو تسلیم کر کے بحث کرنے کی اجازت دی جائے

وزیر قانون و پارلیمانی امور میاں سیف اللہ خان پراچہ جناب والا! معزز رکن صاحبہ نے کہا کہ ہم تحاریک التواء کو بے ضابطہ قرار دے کر خارج کرا دیتے ہیں۔ وہ تو

قواعد کے مطابق آپ رولنگ دیتے ہیں ہم تو بے ضابطہ قرار نہیں دے سکتے۔ جہاں تک موجودہ تحریک کا سوال ہے۔ یہ واقعہ حال میں وقوع پذیر نہیں ہوا ہے۔ یہ تحریک التواء ایوان کی پہلی نشست میں پیش ہونی چاہیئے تھی۔ یہ تو کل پیش ہونی چاہیئے تھی۔ میں اس بنیاد پر عرض کروں گا کہ اسے بے ضابطہ قرار دیا جائے۔

(شور)

وزیر صحت مولوی محمد حسن شاہ:۔ جناب والا ایک مثل مشہور ہے۔ یعنی شرارت بھی یہ لوگ کرتے ہیں۔ اور شور بھی یہی کرتے ہیں۔ اس میں حکومت کا کیا قصور ہے اتنے ہوشیار لوگ ہیں اس کا ہم کیا جواب دیں۔ اپنا اخلاق صحیح کریں پھر اس قسم کے واقعات نہ ہوں گے۔

مسٹر اسپیکر:۔ ویسے مولوی صاحب بھی کم ہوشیار نہیں ہیں۔

(قہقہے)

قائد ایوان:۔ جناب والا! یہ تحریک ضابطے کے خلاف ہے ورنہ معزز ممبر خود جال میں پھنس چکی ہیں۔ اگر بحث کی اجازت دے دیں تو ......

مسٹر اسپیکر:۔ وزیر قانون اور بات کرتے ہیں آپ اور بات کرتے ہیں کیا انہوں نے جو اس ایوان میں کہا ہے واپس لے سکتے ہیں؟ اس کے متعلق میرا فیصلہ یہ ہے کہ

یہ واقعہ حال ہی میں وقوع پذیر نہیں ہوا ہے اس لئے یہ تحریک التواء خلاف ضابطہ ہے

وزیر خزانہ سردار غوث بخش رئیسانی :- اگر برائے مہربانی اس پر بحث کی اجازت دے دیں تو ....

مسٹر اسپیکر میں اپنا فیصلہ دے چکا ہوں۔

رپورٹ کارکردگی برائے سال ۱۹۷۲ - ۷۳ ء

مسٹر اسپیکر اب رپورٹ کارگردگی برائے سال ۷۳-۱۹۷۲ء پر جو کل پیش کی گئی تھی بحث ہوگی۔ مسٹر محمود خان نے ایک تحریک کا نوٹس دیا ہے۔ وہ تحریک پیش کریں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

رپورٹ کارکردگی برائے سال ۷۳-۱۹۷۲ء کو مجلس قائمہ برائے مال و ترقیات کے سپرد کر دیا جائے تاکہ وہ اس پر غور کرکے اپنی سفارشات پیش کرے

مسٹر اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ

رپورٹ کارکردگی برائے سال ۷۳-۱۹۷۲ء کو مجلس قائمہ برائے مال و ترقیات کے سپرد کر دیا جائے تاکہ وہ اس پر غور کر کے اپنی سفارشات پیش کر سکے۔

میر قادر بخش بلوچ :- پوائنٹ آف آرڈر مجلس قائمہ اپنی رپورٹ کتنے عرصہ تک پیش کرے گی۔

مسٹر اسپیکر:۔ قواعد و ضوابط پڑھ لیجئے

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات و آبپاشی مولوی صالح محمد:۔ میرے خیال میں جناب والا! قائدہ ۱۲۵ ہے۔

مسٹر اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں ایوان سے پوچھتا ہوں کہ اس تحریک کو منظور کرتے ہیں یا مخالفت کرتے ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات و آبپاشی: قائدہ نمبر ۱۲۵ میں واضح کر دیا گیا ہے کہ جب کوئی رپورٹ پیش ہو گی ۔۔۔۔۔۔

مس فضیلہ عالیانی:۔ جناب والا! بلوچستان اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۲/۱۷ کے تحت اس رپورٹ کو ایوان میں زیر بحث لانے سے پیشتر مجلس قائمہ کو بغرض غور و خوض بھیجا جا سکتا ہے

مسٹر اسپیکر: یہی تحریک تو پیش کی گئی ہے۔ محترمہ آپ تو سمجھتی ہیں

مس فضیلہ عالیانی: تو مولانا صاحب کیا کہہ رہے ہیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ مولانا صاحب کی سمجھ میں نہیں آرہا۔ تحریک پیش کر دی گئی ہے چونکہ مخالفت ۔۔۔۔۔۔۔۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات و آبپاشی: اسمبلی انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳۵ کے تحت کوئی مسودہ یا مسئلہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ وہ اس کے بارے میں رپورٹ پیش کر سکے۔

مسٹر اسپیکر: مولانا صاحب آپ نے کب سے یہ رولز پڑھنے شروع کر دیئے

(قہقہہ)

مسٹر اسپیکر: کوئی تحریک کی مخالفت کرنا چاہتا ہے؟ چونکہ کوئی مخالفت نہیں ہے اس لیئے یہ تحریک منظور کی جاتی ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جنگلات کا (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ سنہ ۱۹۷۴ء

مسٹر اسپیکر: وزیر زراعت اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر زراعت سردار غوث بخش رئیسانی: جناب میرے پاس میری عینک موجود نہیں ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں انگریزی میں پیش کر دوں

(آوازیں۔ اردو میں پیش کریں)

وزیر زراعت: بہت اچھا میں جنگلات کا (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش کرتا ہوں

مسٹر اسپیکر: جنگلات کا (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش ہوا

مسٹر اسپیکر وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر زراعت میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ
ـــ جنگلات کے (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے

مسٹر اسپیکر تحریک یہ ہے کہ
جنگلات کے (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مس فضیلہ عالیانی میں اس کی مخالفت کرتی ہوں۔

مسٹر اسپیکر آپ بولیں

مس فضیلہ عالیانی جناب والا! میری گذارش یہ ہے کہ ہر ذہ مسودہ قانون جو اس اسمبلی میں پیش کیا جاتا ہے۔ قاعدہ نمبر ۸۴ کے تحت کمیٹی کے سپرد کیا جانا چاہیئے۔ ہماری اسمبلی میں کمیٹیاں ہیں۔ جس کے لئے الیکشن ہوئے۔ کیا میں پوچھ سکتی ہوں، آیا ان کمیٹیوں کا مقصد کیا ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ اس مسودہ قانون کو کمیٹی کے سپرد کیوں نہیں کرتے کہ وہاں پر اس پر بحث مباحثہ ہو۔ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہو۔ اس کے بعد ایوان میں غور کیا جائے۔ میں صرف یہ جانتی ہوں کہ۔ اس ایوان میں آج ہم شرف

دو ہی ہیں اس لئے ہماری بات کو کوئی اہمیت نہیں دی جائے گی۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گی۔ کہ یہ بات ان کے لئے بھی فائدہ مند ہوگی۔ میں یہ جانتی ہوں کہ ہمارے معزز اراکین اسے مجلس قائمہ کے سپرد کرنے سے کیوں گھبراتے ہیں۔ لیکن میں ان سے کہوں گی کہ وہ اس کو پہلے کمیٹی کے سپرد کریں اور پھر اسے اسمبلی میں بحث مباحثہ کے لئے لایا جائے۔

وزیر زراعت جناب والا! اس مسودہ قانون کو اس لئے جلدی منظور کرانا چاہتے ہیں کیونکہ ہمارے جنگلات کا بہت نقصان ہو رہا ہے۔ اگر ہم اس کو کمیٹی کے سپرد کریں تو اس پر بہت وقت صرف ہوگا۔ جس کی وجہ سے نقصان کو رد کا نہیں جا سکتا۔ اس لئے ایوان سے میں درخواست کرتا ہوں کہ اس تحریک کو پاس کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر کوئی اور مقرر بولنا چاہتے گا اس معاملہ پر؟

اب سوال یہ ہے کہ

جنگلات کے (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۰ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں۔ جو خلاف ہیں نہ کہیں

(آوازیں۔ ہاں)

جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں۔

(خاموشی)

ہاں کہنے والوں کی اکثریت ہے اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر زراعت:- میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

جنگلات کے (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو فی الفور زیر بحث لایا جائے۔

مسٹر اسپیکر تحریک یہ ہے کہ

جنگلات کے (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو فی الفور زیر بحث لایا جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر اب مسودہ قانون کو کلاز وار لیا جائے۔

کلاز ۲

وزیر قانون و پارلیمانی امور میں اس بل میں ایک ترمیم کی اجازت چاہتا ہوں

مسٹر اسپیکر اس کا نوٹس نہیں آیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب ڈرافٹنگ کی غلطی درست کرنا ہے

مسٹر اسپیکر:- اچھا پیش کیجئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ترمیم یہ ہے کہ

مجوزہ سیکشن ۲۰ کے کلاز (۱) میں "The forest act 1927" کے بجائے "This act" تبدیل کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر ترمیم یہ ہے کہ

مجوزہ سیکشن ۲۰ کے کلاز (۱) میں

"The forest act 1927" کی بجائے "This act" تبدیل کیا جائے

(ترمیم منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر: اب سوال یہ ہے کہ

ترمیم شدہ کلاز (۲) مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے

تحریک منظور کی گئی

تمہید

مسٹر اسپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:۔

تمہید مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مختصر عنوان و آغاز نفاذ

مسٹر اسپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:۔

مختصر عنوان و اغاز نفاذ مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان و آغاز نفاذ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر اب اگلی تحریک پیش کریں

وزیر زراعت میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ
جنگلات کے (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو ترمیم شدہ شکل میں منظور کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ
جنگلات کا (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو ترمیم شدہ شکل میں منظور کیا جائے۔

مس فضیلہ عالیانی میں اس کی مخالفت کرتی ہوں۔ ہمارے معزز وزیر صاحب کو بڑا احساس ہے۔ اور وہ مسودہ قانون کو کمیٹی کے سپرد کرنے کی بجائے، آج ہی منظور کرانا چاہتے ہیں۔ تاکہ اس پر جلد کارروائی شروع ہو کیونکہ بلوچستان کے جنگلات کا بہت نقصان ہو رہا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ اس بات کا انہیں احساس ہے کہ بلوچستان کا نقصان ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ اس صوبہ کے نہیں اور یہاں آ کر آباد ہوئے ہیں۔ دوسری طرف بلوچستان کے لوگ ہیں جو یہاں کے رہنے والے ہیں ان کے آباد اجداد یہاں کے رہنے والے تھے۔ انہیں بلوچستان کی کسی چیز کا احساس نہیں ہے۔ اگر یہاں تحریک التوا پیش کی جاتی ہے کہ بلوچستان میں قتل و غارت، ڈاکہ زنی اور ناانصافی وغیرہ ہو رہی ہے تو ....

میر صابر علی بلوچ:- جناب والا! یہاں پر فارسٹ پر بحث ہو رہی ہے ......

مسٹر اسپیکر آپ جنگلات سے متعلق بات کریں آپ اس تحریک سے متعلق کہیں

جیسا کہ آپ نے اس کی مخالفت کی ہے۔

مس فضیلہ عالیانی جناب والا! میں اس تحریک کی مخالفت تو نہیں کروں گی۔ یہ معلوم کرکے کہ جنگلات کا نقصان ہو رہا ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ بلوچستان میں اور بھی نقصانات ہو رہے ہیں۔ برائے خدا ان کو بھی دیکھے گا۔

وزیر زراعت جناب والا! میرے خیال میں معزز ممبر غلط فہمی کا شکار ہیں۔ مسودہ قانون میں نے پیش کیا ہے۔ بات میں نے کی ہے۔ وہ پراچہ صاحب کی بات کہہ رہی ہیں کہ وہ آباد کار ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ جنگلات کاٹے جا رہے ہیں جس سے کافی نقصان ہو رہا ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ لا اینڈ آرڈر کی مدد کے لئے جنگلات کاٹے جا رہے ہیں جو کچھ بھی ہو جنگلات کو کاٹنے نہیں دیا جائے گا۔

مسٹر صابر علی بلوچ:۔ جناب اسپیکر! جنگلات ہماری قومی معیشت کا قیمتی سرمایہ ہیں اور میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گا، کہ میں نے پچھلے دنوں جنگلات سے متعلق کچھ تجاویز دی تھیں۔ میں اپنی حکومت کا مشکور ہوں کہ وہ اسے مسودہ قانون کی صورت میں لے آئے۔ اور اسے تحفظ دینے کا وعدہ کر رہے ہیں۔ لیکن میں صرف ایک بات عرض کرتا ہوں، کہ قانون سے مسئلہ بھی حل نہیں ہو گا۔ درختوں میں ایسے بھی درخت ....

مسٹر اسپیکر:۔ آپ پہلے ایک بات واضح کریں کہ آپ اس تحریک کے حق میں بول رہے ہیں یا مخالفت میں بول رہے ہیں۔

میر صابر علی بلوچ جناب والا! میری کچھ تجاویز ہیں، کچھ باتیں ہیں۔

مسٹر اسپیکر آپ اس کی مخالفت کر رہے ہیں

میر صابر علی بلوچ :- جی نہیں میں اس کی حمایت کروں گا لیکن میری کچھ تجاویز ہیں

مسٹر اسپیکر - یہاں تجاویز دینے کی ضرورت نہیں ۔ اگر آپ اس کے حق میں بولنا چاہتے ہیں تو آپ بولیں ۔ اگر آپ مخالفت میں بولنا چاہتے ہیں تو آپ کو آزادی ہے ۔

میر صابر علی بلوچ :- میں جناب اس کی حمایت کر رہا ہوں

مسٹر اسپیکر پھر آپ بولیں ۔

میر صابر علی بلوچ :- جناب میں عرض کر رہا تھا کہ ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم اب تک درختوں کو تحفظ دینے میں کیوں ناکام ہوئے ہیں ۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جنگلات ان علاقوں میں ہوتے ہیں ۔ جہاں پر کافی سردی ہوتی ہے ۔ اور وہاں کے لوگ بڑے غریب ہیں ۔ اور بلوچستان میں کوئلہ پیدا ہوتا ہے ۔ اور مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ کہ ہم اپنے صوبے سے دوسرے صوبوں کے لوگوں کو تو کوئلہ پہنچا رہے ہیں ۔ اور ہم ان علاقوں میں جہاں جنگلات ہیں اور سردی پڑتی ہے ۔ وہاں کوئلہ پہنچانے میں ناکام رہے ہیں ۔ اسی وجہ سے وہاں کے لوگ جبکہ ان کے پاس سردی سے بچنے کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے ۔ ہمارے وہ غریب لوگ سردی سے بچنے کے لئے ان درختوں کو کاٹتے ہیں ۔ تحریک کی میں حمایت کرتا ہوں لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ ہمیں ان چیزوں کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس وجہ سے یہ درخت کاٹ رہے ہیں ۔ ہمیں اس کا نعم البدل انہیں مہیا کرنا چاہیئے ۔ شکریہ ۔

قائدِ ایوان :- جناب والا! مجھے یہاں پر ایک لطیفہ یاد آیا ہے (تالیاں)

مس فضیلہ عالیانی جناب والا! لوگ یہاں پر مر رہے ہیں۔ یہ معزز ایوان کا وقت لطیفوں پر ضائع کر رہے ہیں۔ کیا اسی وجہ سے ہمیں یہاں بھیجا گیا ہے۔

مسٹر اسپیکر :- محترمہ میری بات سنیں ان کو کبھی کبھی لطیفے یاد آتے ہیں وہ بھی آپ کبھی کبھی سن لیا کریں۔

قائدِ ایوان :- جناب والا! کسی دعوت میں ایک اندھا بھی شامل تھا۔ وہاں پر فیرنی پکائی گئی تھی۔ اندھے کو فیرنی کا رنگ معلوم نہ تھا۔ اس نے ساتھ والے سے پوچھا کہ اس کا رنگ کیسا ہے اور یہ کیا ہے۔

مس فضیلہ عالیانی :- جناب والا! جام صاحب فیرنی کی وضاحت کریں کہ یہ فیرنی کیا شے ہوتی ہے۔

قائدِ ایوان :- میں اس کی بھی وضاحت کرتا ہوں۔ اس آدمی نے کہا کہ اس کو فیرنی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ اب بھلا اندھے کو کیا معلوم کہ سفید رنگ کیا ہوتا ہے۔ اس نے پوچھا کہ سفید رنگ کیسا ہوتا ہے۔ وہ آدمی سوچ میں پڑ گیا کہ اس بھلے آدمی کو کیسے سمجھاؤں کہ سفید رنگ کیسا ہوتا ہے۔ اس نے اپنا ہاتھ اندھے کے ہاتھ میں دے دیا کہ ایسے ہوتا ہے۔ اندھے نے جواب دیا کہ اچھا اب میں سمجھا کہ فیرنی کا رنگ ٹیڑھا ہوتا ہے۔ تو اسی طرح ہماری معزز ممبر کو ایک وقت میں بہت سی چیزیں یاد آ جاتی ہیں کبھی کہتی ہیں کہ لوگ مر رہے ہیں کبھی کہتی ہیں کہ لوگ قتل ہو رہے ہیں

مسٹر اسپیکر:- جام صاحب اس تحریک سے اس کا کیا واسطہ

قائد ایوان:- جناب والا ! ہر اچھی چیز میں انہیں حکومت کا نقص نظر آتا ہے۔ حالانکہ جو تحریکیں انہوں نے پیش کی تھیں۔ اگر آپ اجازت دیتے تو وہ خود اس جال میں پھنستیں اور میں ان کو خبر بتاتا کہ یہ قتل کرنے والے کون لوگ ہیں اور یہ ڈاکہ ڈالنے والے کون لوگ ہیں۔

مس فضیلہ عالیانی جناب والا ! اگر انہیں ان سب چیزوں پر بولنا ہے تو آپ بلوچستان کے امن وامان پر ایک دن مقرر کرتے ہیں پھر اس پر بحث کریں۔

قائد ایوان:- جناب والا ! میں اس کے لئے تیار ہوں۔ دن مقرر کریں۔ جناب جام صاحب نے کوئلہ کی فراہمی کے بارے میں کہا ہے۔ ہم اس سلسلے میں غور کر رہے ہیں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ بلوچستان میں جہاں پر کوئلے کی ضرورت ہوگی وہاں پر کوئلہ مہیا کریں گے۔ (تالیاں)

مسٹر اسپیکر:- اب سوال یہ ہے کہ

جنگلات کے (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء کو ترمیم شدہ شکل میں منظور کیا جائے۔

جو حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو مخالف ہیں وہ ناں کہیں

مس فضیلہ عالیانی:- جناب والا ! میں حق میں تو ہوں لیکن (آوازیں ہاں) میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ بلوچستان میں ہر چیز کا تحفظ کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر:- اس وقت اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے ۔ چونکہ کوئی مخالف نہیں ہے اس لئے تحریک منظور ہوئی ۔

(تحریک منظور کی گئی)

بلوچستان کے ضابطہ جنگلات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء

مسٹر اسپیکر: اگلا بل پیش کریں ۔

وزیر زراعت: میں بلوچستان کے ضابطہ جنگلات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر: بلوچستان کے ضابطہ جنگلات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو پیش کیا گیا۔

اب اگلی تحریک پیش کریں ۔

وزیر زراعت:- میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

بلوچستان کے ضابطہ جنگلات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ ،

بلوچستان کے ضابطہ جنگلات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو

بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مس فضیلہ عالیانی: جناب والا! میں اس کی مخالفت کرتی ہوں۔ میں کہتی ہوں کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ پہلے مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔ میں نے براچہ صاحب کا نام لیا تھا۔ ابھی ریئسانی صاحب نے کہا تھا کہ جتنی دیر ہو گی اتنا نقصان ہو گا۔ اس لئے اس کو کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے۔ میں اس سے اتفاق کرتی ہوں۔ لیکن ہمیں ہر چیز کا تحفظ کرنا ہے۔ دوسری باتوں کے بارے میں یہاں کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گی کہ کوئی کام بھی بغیر امن و امان کے نہیں ہو سکتا۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ جو کمیٹیاں انہوں نے بنائی ہیں وہ ان سے کیوں گھبراتے ہیں۔ یہ کمیٹیاں اس لئے بنائی گئی ہیں کہ اسمبلی کا ایسا کام جس میں کوئی تجاویز ہوں۔ اور اسمبلی کا وقت ضائع ہوتا ہو۔ اس کو کمیٹیوں کے سپرد کیا جائے۔ تاکہ ہماری دوستانہ بحث کمیٹی میں ہو سکے۔ جیسے ہمارے معزز ممبر صابر صاحب نے تجاویز پیش کی تھیں۔ ویسی ہی ہم وزراء صاحبان کو دے سکتے تھے۔ عرض یہ ہے کہ جب تک ہمارے صوبہ میں امن و امان نہیں ہے۔ آپ کے یہ کام قطعی آگے نہیں بڑھ سکتے۔

وزیر زراعت: جناب! یہ اس سے تو اتفاق کرتی ہیں کہ قانون جلد بنایا جائے۔

مسٹر اسپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

بلوچستان کے ضابطہ جنگلات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان اسمبلی کے قوائد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر زراعت و جنگلات میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

بلوچستان ضابطہ جنگلات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو

فی الفور زیر بحث لایا جائے۔

مسٹر اسپیکر تحریک یہ ہے کہ

بلوچستان ضابطہ جنگلات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو

فی الفور زیر بحث لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

اب مسودہ قانون کو کلاز وار لیا جائے۔

کلاز نمبر ۲

مسٹر اسپیکر: سوال یہ ہے کہ

کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

تمہید

مسٹر اسپیکر: اب سوال یہ ہے کہ

تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مختصر عنوان و آغاز نفاذ

مسٹر اسپیکر اب سوال یہ ہے کہ
مختصر عنوان و آغاز نفاذ کو مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان و آغاز نفاذ
قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر زراعت: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ
بلوچستان کے ضابطہ جنگلات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو
منظور کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ
بلوچستان کے ضابطہ جنگلات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو منظور
کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)
(مسودہ قانون منظور ہوا)

مسٹر اسپیکر:۔ اب اجلاس کی کارروائی جمعرات ۱۰ بجے صبح تک ملتوی کی
جاتی ہے۔

(دس بجکر پینتالیس منٹ پر اجلاس کی کارروائی پنجشنبہ ۱۸ جولائی ۱۹۷۴ء
دس بجے صبح تک کے لیے ملتوی کی گئی۔)

(COPY)

Copy of letter No. 6230-SO (G)-Agri/63, dated the 15th November, 1963, from the Government of West Pakistan, Agriculture Department, Lahore, to all concerned.

Subject:— **TRANSFERS**

It has been observed that despite clear instructions laid down in the Deptt.'s memo: No. E&A (AGRI) /62, dated 5.9.1962, copy enclosed for ready reference, there is a growing tendency on the part of some Regional Heads to effect frequent transfers of Government Servants in their charge from one place to the other. In making these transfers the instructions of Government on the subject are not being observed generally. The orders issued by Government, in this behalf, from time to time, are reproduced below:—

(1) The normal term of posting of Divisional and District Officers is three years. The normal term of District Officers stationed at Dera Ismail Khan, Dera Ghazi Khan, Jacobabad and Districts of Kalat (except Kalat) is two years. (Schedule VIII of the Rules of Business of Government of West Pakistan, 1962).

(2) (a) An officer under order of transfer **Should Not** be allowed leave for any period except by the authority to whose control he is transferred;

(b) On transfer an officer should not be permitted to await the orders on the plea that his next station of posting is inconvenient to him;

(c) Normally an officer on transfer should be allowed to avail himself of joining time and telegraphic orders disallowing this should be avoided, (Services and Genl: Admn: Deptt. letter No. SO. XII. 3-39/61, dated 9th December, 1961).

(3) Ordinarily premature transfer should not be ordered and Government policy to keep officers at one station for a reasonable period should be observed. (Services and Genl. Admn. Department letter No. SO-XII-(S&GAD)-3-39/61, dated 24.9.1962.

(4) As far as possible advance information should be given to the officers concerned and in particular to arrange for transfer of their children to appropriate schools at their new place of posting regarding take place on the expiry of their normal term. (S&GAD letter No. SO. XII-3-39/61, dated the 15th January, 1963).

(5) Indiscriminate transfers should be avoided and where any departure is considered necessary on administrative grounds it should be brought to the notice of Government. (Agriculture Department Memo. No. D&A (AGRI)62, dated 5.9.1962).

2. It is needless to emphasise that transfer orders in violation of the instructions cited above not only dis-locate Govt. work, but also cause hardship to the individuals concerned. It is, therefore, requested that transfers of Government Servants should be ordered strictly in accordance with the Government policy and premature transfer avoided as far as possible. Where any departure is necessary, it should be purely on administrative grounds, but such instances should be very few and far between.

It is further requested that a quarterly statement of transfers made by the Regional Heads may be furnished to Government in the enclosed proforma. The first statement for the quarter October-December, 1963, may kindly be sent so as to reach this Department on or before 10th January, 1964.

(COPY)

Copy of letter No. E&A (AGRI)/62, dated Lahore, the 5th September, 1962, from the Secretary to Government of West Pakistan, Agriculture Department, Lahore, to all concerned.

Subject: -- **TRANSFERS**

Detailed instruction have been issued by Government in the Services and General Admn. Department vide letter No. 3/8/62-AR, dated 4.7.1962, on the subject cited above. Instances have, however, come to notice where instructions have not been strictly followed or transfers have been made in disregard of these instructions. Such transfers not only cause undue hardship to the staff but are also not advisible for administrative reasons. Your attention, is therefore, again invited to the avowed policy of Government on the subject as enuniciated in the letter under reference. It is, requested that this policy should be implemented in its letter and spirit and indiscriminate transfers avoided. Where any departure is considered necessary on administrative grounds it should be brought to the notice of Government.